عرب جمہوریہ مصر | 22 ذوالحجہ 5 ۱۴۴ھ
وزارت اوقاف | 28 جون ۲۰۲4ء

ملکوں کی طاقت

بلا شبہ ملکوں کی مصلحتیں مذاہب کے مرکزی اہداف میں شامل ہے، اس کی طاقت کی بنیادوں کو مضبوط کرنا ایسا شرعی اور قومی فریضہ ہے جو ہر فرد اور ہر قوم پر لازم ہے۔ وطن کی حفاظت ان چھ مقاصدِ کبری میں سے ایک ہے جن کا تحفظ ضروری ہے، کسی بھی وطن کی قوت کا دار و مدار اس بات پر ہے کہ اس کے بیٹوں کا وطن کے حقوق پر ایمان کتنا مضبوط ہے؟ اس کی نسبت کا کس قدر وہ پاس ولحاظ رکھتے ہیں، کس قدر اس پر اپنا سب سے قیمتی سرمایہ صرف کرتے ہیں؟ وہ اس کے لیے قربانی دینے کے لیے کس حد تک جاسکتے ہیں؟ یہ جذبات جتنے مضبوط ہوں گے وطن اتنا ہی مضبوط ہو گا، اور اگر دوسری طرف یہ تمام جذبے سرد پڑ جائیں تو وطن کی قوت کی تپش بھی سرد پڑ جاتی ہے۔ وطن کی طاقت اس کے تمام بیٹوں کی طاقت ہے اور اس کی کمزوری اس کے تمام بیٹوں کی کمزوری ہے۔

وطن کی طاقت کو مضبوط کرنا کوئی آسان معاملہ نہیں ہے، بلکہ یہ ایک بہت مشکل امر اور انتہائی پیچیدہ عمل ہے جس کے لیے ان مختلف شعبوں اور میدانوں میں پختہ ارادے، مستعد عمل اور بھرپور بصیرت کی ضرورت ہے، جو قوم کی طاقت کو بڑھائے، اس کے امن واستحکام کو برقرار رکھے اور ساتھ ہی ساتھ اس کے لیے اس کی حقیقت کو جانے اور اسے درپیش چیلنجز کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرنا بھی بہت اہم ہے۔

بلاشبہ وطن کو علم و عمل، سخت محنت اور پیہم کوشش کے بغیر مضبوط نہیں کیا جاسکتا، شریعت اسلامیہ نے علم و عمل میں پختگی پیدا کرنے پر بہت تاکید فرمائی ہے، چنانچہ رب تبارک وتعالی نے علم کی شان کو بیان کرتے ہوئے اپنے

محبوب کی زبان پر جاری فرمایا: "وَ قُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا""" اور عرض کرو، اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔" [طٰہٰ:۱۱۴] ارشادِ نبوی ﷺ ہے: "جو شخص علم کی تلاش میں کسی راہ پر چل پڑے، اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلا دیتا ہے۔ اور علم کی رفعت کے بارے میں ارشاد باری تعالی ہے: "هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ-وَ اِلَيْهِ النُّشُوْرُ"". وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو تابع کر دیا تو تم اس کے راستوں میں چلو اور اللہ کی روزی میں سے کھاؤ اور اسی کی طرف اٹھنا ہے۔" [ملک:۱۵] اور ارشاد ﷺ نبوی ہے: "بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ جب تم میں سے کوئی آدمی عمل کرے تو وہ اسے مضبوطی، (پختگی اور عمدگی) کے ساتھ سرانجام دے۔"

اس مقصد کی تکمیل کے لیے صرف علم و عمل ہونا ہی کافی نہیں بلکہ وطن سے تعلق و وفاداری کے جذبے کو مضبوط کرنا بھی بہت ضروری ہے، ذاتیات، خود غرضی اور منفی سوچوں سے دور ہو کر اپنی ذاتی اور شخصی مفادات پر عوامی مفادات کو ترجیح دینا بھی لازم ہے۔ ساتھ ہی ساتھ ٹیم ورک کا جذبہ اور معاشرے کے افراد میں آپسی تعلقات اور ہم آہنگی کو تقویت بخشنے کی فکر ہونا بھی واجب ہے۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ہے: "مومنوں کی آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت و مودت اور باہمی ہمدردی کی مثال جسم کی طرح ہے کہ جب اس کا کوئی عضو تکلیف میں ہوتا ہے تو سارا جسم اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے اس طرح کہ نیند اڑ جاتی ہے اور پورا جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے"۔ حکما نے فرمایا ہے کہ جو شخص صرف اپنے لیے جیتا ہے وہ پیدا ہونے کا ہی مستحق نہیں!

نیز امن و سلامتی کی نعمت کا تحفظ قوم کے قوت و استحکام، مسلسل ترقی اور خوشحالی کے لیے اہم ترین ستونوں میں سے ایک ہے، امن کی نعمت اللہ تعالی کی ان عظیم نعمتوں میں سے ہے جس کے ذریعہ اس نے اپنے بندوں پر احسان فرمایا ہے، ارشاد باری تعالی ہے: "لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَ الصَّيْفِ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ""اس لیے کہ قریش کو مَیل دلایا ان کے جاڑے اور گرمی دونوں کے کوچ میں میل دلایا (رغبت دلائی) تو انہیں چاہیے اس گھر

کے رب کی بندگی کریں جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا اور انہیں ایک بڑے خوف سے امان بخشا۔"

[قریش:۴] اللہ تبارک و تعالی مکہ اور اہل مکہ پر احسان جتاتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: "اَوَ لَمْ نُمَکِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا یُّجْبٰٓی اِلَیْهِ ثَمَرٰتُ کُلِّ شَیْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ لٰکِنَّ اَکْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ" "کیا ہم نے اُنہیں جگہ نہ دی امان والی حرم میں جس کی طرف ہر چیز کے پھل لائے جاتے ہیں ہمارے پاس کی روزی لیکن ان میں اکثر کو علم نہیں۔" [قصص:۵۷] ارشاد باری تعالی ہے: "اُدْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ" "تم مصر میں داخل ہو جاؤ، اگر اللہ نے چاہا (تو) امن وامان کے ساتھ۔" [یوسف:۹۹] ارشاد نبوی ﷺ ہے: "جو شخص تم میں سے اس حالت میں صبح کرے کہ وہ اپنے گھر یا قوم میں امن سے ہو، جسمانی لحاظ سے تندرست ہو اور ایک دن کی خوراک اس کے پاس موجود ہو تو گویا اس کے لیے دنیا، اپنے تمام ساز و سامان کے ساتھ جمع کر دی گئی ہے۔"

وطن کو اگر امن و سلامتی حاصل ہو جائے، تو پیداوار کی بھرمار ہو جائے گی، اور ملک ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو جائے گا۔ اس کے برعکس اگر وہ امن و سلامتی سے محروم ہوا تو اس کے پیچھے سب کچھ کھو جائے گا۔ اسی طرح اقدار اور اخلاق کے بغیر وطن کی کوئی طاقت نہیں ہے۔ وہ وطن جس کی اولین ترجیحات میں اخلاق و اقدار شامل نہ ہوں، اس کی بنیادوں کے ہلنے اور اس کی عمارت کے گرنے کا قوی امکان ہے اور اس کا انجام آخر میں تباہی و بربادی ہے۔ بے شک ہمارا دینِ حنیف اخلاق و اقدار کا دین ہے اور ہمارے رسول ﷺ کی بعثت کا مقصد بہترین اخلاق کی تکمیل ہے! جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے: مجھے تو اس (مقصد) کے لیے بھیجا گیا ہے کہ اخلاقی اقدار کی تکمیل کر دوں۔

برادران اسلام!

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ وطن کی طاقت کو تقویت دینا ہم سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے، جس کا ہمیں اپنے رب کو اور خود اپنے نفس کو جواب دینا ہے۔ وطن اپنے تمام افراد سے ہے اور وہ مشترکہ طور پر اپنے تمام فراد کے لیے ہے، نہ یہ کہ وہ کسی کے لیے ہے اور کسی کے لیے نہیں ہے، اور نہ ہی یہ ممکن ہے کہ وہ بعض کو قوت و عروج بخشے اور بعض کو چھوڑ دے۔ تو ہم سب ایک ہی کشتی کے سوار ہیں۔ اس لیے ہم سب کو اس کی بقا کے لیے یکجہتی کے ساتھ کام کرنا چاہیے۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے: "اللہ کی حدود پر قائم رہنے والوں اور ان کی خلاف ورزی کرنے والوں کی مثال ایسے لوگوں کی سی ہے جنہوں نے ایک کشتی کے سلسلے میں قرعہ ڈالا جس کے نتیجہ میں بعض لوگ کشتی کے اوپر والے حصے میں اور بعض نیچے والے حصے میں آ گئے۔ پس جو لوگ نیچے والے تھے، انہیں پانی لینے کے لیے اوپر والوں کے پاس سے گزرنا پڑتا۔ انہوں نے سوچا کہ کیوں نہ ہم اپنے ہی حصہ میں ایک سوراخ کر لیں تاکہ اوپر والوں کو ہم کوئی تکلیف نہ دیں۔ اب اگر اوپر والے نیچے والوں کو من مانی کرنے دیں گے تو سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے اور اگر اوپر والے نیچے والوں کا ہاتھ پکڑ لیں (اور انہیں ایسا نہیں کرنے دیں گے) تو یہ خود بھی بچ جائیں گے اور باقی لوگ بھی۔"

اے اللہ ہمارے مصر کی حفاظت فرما اور اس کے علم کو ساری دنیا میں بلندی عطا فرما!